www.xtrapapers.com

Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | CANDIDATE NUMBER

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2018**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your Centre number, candidate number and name in the spaces provided.
Write in dark blue or black pen.
Write your answers in **Urdu** in the spaces provided on the Question Paper.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.

DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

اپنا نام، کینڈیڈیٹ نمبر اور سینٹر کا نمبر پرچے میں دی گئی جگہ پر لکھیے۔

صرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے **اُردو** میں لکھیے۔

سٹیپلز، پیپر کلپس گوند اور ٹپ ایکس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر کچھ نہ لکھیے۔

تمام سوالات کے جواب لکھیے۔

اس پرچے میں دیے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔[ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

© UCLES 2018

CAMBRIDGE International Examinations

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2018

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 راہ دیکھنا :

____________________ [1]

____

2 راستہ ناپنا :

____________________ [1]

____

3 کنارہ کرنا:

____________________ [1]

____

4 صاف جواب دینا :

____________________ [1]

____

5 دل میں لڈّو پھوٹنا :

____________________ [1]

____

www.xtrapapers.com

Sentence transformation (5 marks)

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل ماضی سے فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

مثال: پچھلی صدی میں انسان کی ترقّی کی رفتار بہت تیز تھی۔

اگلی صدی میں انسان کی ترقّی کی رفتار بہت تیز ہوگی۔

6 جب استاد کمرے سے باہر گئے تو بچے نقل کرنے لگے۔

[1] ______________________________

7 گزشتہ برس بارشیں زیادہ ہوئی تھیں۔

[1] ______________________________

8 میں کل رات جلدی سو گیا اور صبح جلدی اٹھا تھا۔

[1] ______________________________

9 اگر تم بیکار بحث نہ کرتے تو لڑائی کی نوبت نہ آتی۔

[1] ______________________________

10 پہلے بھی امجد اسی طرح ٹال مٹول سے کام لیتا تھا۔

[1] ______________________________

www.xtrapapers.com

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

کمزور یادداشت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم ایک ______ [11] ______ میں کئی کام شروع کر لیتے ہیں اور کسی پر بھی اپنی توجہ ______ [12] ______ نہیں کر پاتے، لہٰذا کچھ یاد نہیں رہتا۔ دراصل جب ہم بیک وقت کئی کام کرتے ہیں تو دماغ کے وہ حصے ______ [13] ______ ہوتے ہیں جن کا کام تفصیل سے یادیں محفوظ رکھنا نہیں ہوتا۔ اس کے ______ [14] ______ اگر ایک وقت میں ایک کام کیا جائے تو ہمارا دماغ اس کی تفصیلات کو زیادہ بہتر طور پر ______ [15] ______ کر سکتا ہے۔

مقدار۔	مرکوز۔	باوجود۔	سال۔	متحرک۔	ذہین۔	مطابق۔	وقت۔
کام۔	محفوظ۔	رکھ ۔	برعکس۔	زمانہ۔	حرکت۔	خزانہ۔	

11 ______________________________ [1]

12 ______________________________ [1]

13 ______________________________ [1]

14 ______________________________ [1]

15 ______________________________ [1]

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

موجودہ دور میں رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنّی تعلیم بھی بہت اہمیّت رکھتی ہے۔ معاملہ خواہ لباس و زیبائش کا ہو یا تعمیرِ مکان سے لے کر اس کی تزئین و آرائش کا، برقی آلات کے مسائل ہوں یا کسی تقریب کا انتظام، زندگی کے ہر مرحلے میں ہنر مند افراد ہی کام آتے ہیں۔ ہنر مند افراد ملکی معیشت کے لیے بھی اہم ثابت ہوتے ہیں اور ملک کے لیے قیمتی زرِ مبادلہ کماتے ہیں۔ زندگی میں غیر متوقّع حالات کبھی بھی پیش آسکتے ہیں۔ کسی فن میں مہارت رکھنے والے مشکل وقت میں اپنے ہنر کی بدولت باعزّت روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ ہنر کو ذریعۂ روزگار بنانے کے بجائے مشغلے کے طور پر اپنا لیتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات کا کہنا ہے کہ جو لوگ کوئی ایسا ہنر جانتے ہیں جس میں وہ ہاتھ سے کام کر کے خود کو مصروف رکھیں، وہ ذہنی طور پر زیادہ پر سکون اور خوش رہتے ہیں۔

لیکن ہنر سیکھا کیسے جائے؟ اکثر دیکھا گیا ہے کہ انفرادی طور پر ہنر سکھانے والے خود ماہر ہونے کے باوجود سکھانے کے جدید طریقوں سے ناواقف ہیں۔ ان سے تربیّت پانے والے سالہا سال سیکھنے کے باوجود اس قابل نہیں ہو پاتے کہ خود مختار طور پر کام کر کے اپنے فن میں ترقی کر سکیں۔ رسمی تعلیم کی طرح یہ شعبہ بھی حکومت کی ذمّہ داری میں شامل ہے۔ لیکن فنی تعلیم کے ادارے بہت کم ہیں اور جدید دور کی ضروریات کے حساب سے ناکافی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

اگر اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو دنیا بھر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقّی کے ساتھ ساتھ نئے شعبے وجود میں آ رہے ہیں، جن کے ماہرین کی خصوصاً ترقّی یافتہ ممالک میں بہت مانگ ہے۔ اسی لیے ترقی پذیر ممالک سے ہنر مند افراد ان ممالک کا رخ کرتے ہیں جہاں وہ اچھی آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت جدید سہولتوں سے آراستہ فنی تعلیم کے مزید ادارے قائم کرے جس سے نہ صرف ہنر سیکھنے کے خواہش مند افراد کی حوصلہ افزائی ہو بلکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہو سکیں۔ انفرادی سطح پر بھی جو لوگ کسی فن میں مہارت رکھتے ہیں انھیں چاہیے کہ تربیّت کے جدید طریقے اپنائیں، تاکہ نہ صرف ان کا فن آنے والے وقتوں میں زندہ رہے، بلکہ زمانے کے ساتھ ساتھ ترقّی کرے۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) اہمیّت کی وجوہات

(b) فوائد

(c) مسائل

(d) عالمی صورتِ حال

(e) ضروری اقدامات

[10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیں پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

دریائے نیل دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً 6670 کلو میٹر ہے۔ افریقہ کی سب سے بڑی جھیل وکٹوریہ اس دریا کا ماخذ ہے۔ مصر کی آبادی کی اکثریت اور تمام شہر اسی دریا کے کنارے آباد ہیں۔ دریائے نیل سال کے بارہ مہینے شان و شوکت سے بہتا ہے اور زمانہ قدیم سے مصر کی تاریخ کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ اسوان ڈیم سے نکلنے کے بعد یہ دریا صدیوں پرانے جزیروں کو قائم رکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ چھوٹے بڑے ان جزیروں کی کل تعداد 144 ہے۔ ان میں ایک جزیرہ ایلی فینٹن یا ہاتھیوں کا جزیرہ کہلاتا ہے۔ یہ مصر کے جنوبی علاقے میں جدید اسوان شہر کا حصّہ ہے۔ ایک مفروضے کے مطابق کسی زمانے میں یہ جزیرہ ہاتھی دانت کی تجارت کا مرکز بھی رہا ہے۔ جزیرے کی حدود میں داخل ہوں تو ہر طرف اونچی اونچی چٹانیں بکھری ہوئی ہیں، جن کی بناوٹ ایسی ہے جیسے وہاں کچھ ہاتھی مل کر نہا رہے ہوں۔ کچھ چھوٹی چٹانیں ہاتھی کے بچّوں سے مشابہ دکھائی دیتی ہیں۔ شاید اس وجہ سے بھی اسے ہاتھیوں کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔

یہ جزیرہ سیاحوں کے لیے بہت پرکشش ہے اور یہاں کشتیوں کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے۔ مختصر سے خوب صورت جزیرے پر قدیم دور کی کئی عمارات موجود ہیں۔ آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے بہت سے نوادرات بھی دریافت کیے ہیں، جو جزیرے کے جنوبی سرے پر واقع اسوان میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ ان میں ایک کیلنڈر کے ٹکڑے بھی شامل ہیں جس کا تعلق فراعینِ مصر کے دور سے ہے۔ دریا میں پانی کی رفتار اور سطح ناپنے کے لیے زمانۂ قدیم میں بنایا گیا نظام یہاں اسوان ڈیم کی تعمیر سے پہلے تک کام کر رہا تھا۔ اس نظام کو 'نیلو میٹر' کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے پانی کے بہاؤ کی رفتار اور اس کی بڑھتی ہوئی سطح کا اندازہ لگا کر نشیبی علاقوں میں رہنے والوں کو سیلاب کی آمد سے بروقت آگاہ کیا جاتا تھا۔ ایسا ایک نظام رومن دور کے ایک بڑے معبد کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ معبد سے پتھر کی سیڑھیاں دریا کی سطح تک چلی جاتی ہیں۔ ان سیڑھیوں پر عربی، ہندی، رومی اور قدیم مصری زبانوں میں اعداد و شمار کندہ کیے گئے ہیں، جو سطحِ آب کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ پرانے وقتوں میں یہ جزیرہ گرینائیٹ کے ذخیروں کی وجہ سے بھی اہمیّت رکھتا تھا اور یہاں سے مصر کے دیگر حصّوں میں یادگاریں بنانے کے لیے گرینائیٹ فراہم کیا جاتا تھا۔

آج کل یہاں جزیرے کے وسطی حصّے کے تین دیہاتوں میں لوگ آباد ہیں جو سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جزیرے کے شمالی حصّے میں کھجور کے سرسبز درختوں میں گھری ایک شاندار ہوٹل کی عمارت ہے، جہاں دریائے نیل کی سیر اور جزیرے کی پرسکون فضا سے لطف اندوز ہونے کے لیے آنے والے لوگ قیام کرتے ہیں۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 دریائے نیل کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟ اس کی مصر کے جغرافیہ میں کیا اہمیّت ہے؟

[2]

18 دریائے نیل کے ایک جزیرے کو ہاتھیوں کا جزیرہ کہنے کی نمایاں وجہ کیا ہے؟ اور یہ کس شہر کی حدود میں شامل ہے؟

[2]

19 سیّاحوں کے علاوہ اور کون لوگ اس جزیرے پر جانا چاہیں گے؟ اور کیوں؟

[2]

20 نیلو میٹر سے کن چیزوں کی پیمائش کی جاتی تھی؟ کس تبدیلی کے بعد یہ نظام کار آمد نہیں رہا؟

[3]

21 قدیم دور میں مصر کے لوگوں کے لیے نیلو میٹر کی کیا افادیت تھی؟

[2]

22 اس جزیرے پر کون سی قدرتی شے پائی جاتی ہے اور اس کا کیا استعمال کیا جاتا رہا ہے؟

[2]

23 مقامی آبادی کا طرزِ رہائش کیسا ہے؟ سیّاحوں کی رہائش کے لیے کیا انتظام موجود ہے؟

[2]

www.xtrapapers.com

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

بے تار پیغام رسانی کی کوششوں کا آغاز اگرچہ انیسویں صدی میں ہو چکا تھا، لیکن بیسویں صدی کے آغاز تک ریڈیو ابھی اپنے ارتقائی مراحل میں تھا۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران صرف جدید ترین ٹیکنالوجی رکھنے والے جنگی ہوائی جہازوں میں ہی ریڈیو سسٹم نصب ہوتا تھا۔ زمینی افواج کے لیے ریڈیو کے وزنی آلات کی مورچوں تک ترسیل ایک مشکل کام تھا اس لیے تار والے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام کے مقابلے میں اس کا استعمال محدود تھا۔ البتہ بحری جہازوں کے آپس میں اور زمینی سٹیشنوں سے رابطے کے لیے اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوا۔ دوسری جنگِ عظیم کے زمانے تک ٹیکنالوجی میں کافی بہتری آچکی تھی، لہٰذا بیٹری سے چلنے والے نسبتاً چھوٹے سائز کے ریڈیو نا صرف زمینی جنگ میں پیغام رسانی کے لیے استعمال ہوئے بلکہ ریڈیو ہوائی جہازوں، آبدوزوں اور ٹینکوں کا بھی لازمی حصّہ بن چکا تھا۔ ریڈیو کی نشریات زیادہ فاصلے تک سنی جا سکتی تھیں۔ لوگ جنگ کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے ریڈیو کی خبروں پر بھروسہ کرتے تھے، اسی لیے ریڈیو کو افواہیں پھیلانے کے لیے بھی خوب استعمال کیا گیا۔ بعد میں جیسے جیسے عام آدمی تک ریڈیو کی رسائی ہوئی، تفریحی اور معلوماتی پروگرام بھی ریڈیو کی باقاعدہ نشریات کا حصّہ بن گئے۔

ریڈیو پر چونکہ صرف آواز ہی واحد ذریعۂ ابلاغ ہوتی ہے اس لیے تفریحی پروگراموں اور ڈراموں میں مکالموں کی ادائیگی اور صوتی اثرات کے استعمال سے ہی تمام منظر کشی کی جاتی ہے۔ ریڈیو پر صداکاری کا تجربہ رکھنے والے افراد دیگر شعبوں مثلاً ٹیلی ویژن، فلم اور تھیٹر میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے رہے ہیں۔ گویا اداکاری کے شوقین افراد کے لیے ریڈیو ایک تربیّتی ادارے کا کردار ادا کرتا ہے۔

اگر ہم آج سے 40 برس پہلے کے وقت کی بات کریں تو ریڈیو کو جو مقام حاصل تھا وہ اب نہیں رہا۔ الیکشن ہو یا زمانہ جنگ یا کوئی رونما ہونے والا اہم واقعہ، لوگ ہوٹلوں، محلوں اور گھروں میں شوق اور اہتمام سے خبریں سنتے تھے۔ نیز صوتی ڈرامے اور دیگر تفریحی پروگرام بھی بے حد مقبول تھے۔ ریڈیو کے لیے لکھنے والوں میں بہت سے مشہور قلم کار شامل تھے۔ 1960 کی دہائی میں جن لوگوں کے پاس ریڈیو ہوتا تھا وہ مالی طور پر بہتر سمجھے جاتے تھے کیونکہ متوسط طبقے کے پاس یہ سہولت کم ہی ہوتی تھی۔ نت نئی تکنیکی ایجادات کی وجہ سے ریڈیو کے سامعین میں کمی تو آئی ہے، مگر اب بھی کام کاج کرتے ہوئے یا دورانِ سفر گاڑی میں اکثر لوگ ریڈیو سنتے ہیں۔ بہت سے ایف ایم چینل اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان چینلز پر زیادہ تر صرف موسیقی کے پروگرام ہی نشر کیے جاتے ہیں۔ کوئی بامقصد پروگرام یا معیاری تفریحی پروگرام بمشکل ہی کبھی سننے کو ملے گا۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 پہلی جنگِ عظیم کے زمانے میں پیغام رسانی کے لیے زیادہ تر کون سے ذرائع استعمال کیے گئے؟

[2]

25 پہلی جنگِ عظیم کے دوران بحری افواج نے ریڈیو سے کیسے فائدہ اٹھایا؟

[2]

26 دوسری جنگِ عظیم میں کن دو وجوہات کی بنا پر ریڈیو کا استعمال زیادہ ہوا؟

[2]

27 دوسری جنگِ عظیم کے زمانے میں ریڈیو سے کس قسم کے پیغامات نشر کیے جاتے تھے؟

[3]

28 ریڈیو اور ٹی وی کے ڈرامے میں کیا بنیادی فرق ہے؟

[1]

29 موجودہ دور سے موازنہ کریں تو ماضی میں ریڈیو سے متعلق کیا باتیں مختلف تھیں؟

[3]

30 عبارت کے مطابق آج کل ریڈیو پر کس قسم کے پروگراموں کی کمی ہے؟

[2]

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2018